روزوں کے مسائل

روزوں سے متعلق تمام ضروری
مسائل سے مزین ایک عام فہم تحریر

علامہ محمد اکمل عطا

مکتبہ اعلیٰ حضرت

عرض ناشر

رمضان المبارک کی نسبت سے عام فہم مسائل سے مزین رسالہ آپ کے سامنے ہے۔ علامہ محمد اکمل عطؔا قادری عطاری مدظلہ العالی نے اس کی تکمیل کے سلسلے میں بہت محنت سے کام لیا ہے، اِن شاء اللہ مطالعہ سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اُمید ہے کہ ہماری دیگر کتب کی طرح اس رسالے کو بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

سابقہ رسائل کی مثل اس رسالے میں بھی تقریباً تمام مسائل سوالاً جواباً درج کیے گئے ہیں۔

تمام قارئین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خود بھی اس کا مطالعہ فرمائیں اور علم کی روشنی میں دوسروں کو منور فرمانے کیلئے اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیں، اِن شاء اللہ عزوجل یہ کوشش آپ کیلئے عظیم ثواب جاریہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مسائل کو پڑھنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ)

محمد اجمل عطاری

۱۲ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق 3 نومبر 2001ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کے روزوں کا شرعی حکم

سوال......رمضان کے روزوں کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب......روزے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۴)

روزوں کے فرض ہونے کی شرط

سوال ......روزہ فرض ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب......اس کی درجِ ذیل چھ شرطیں ہیں:۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (٤) تندرست ہونا (٥) مقیم ہونا (٦) حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵)

نا بالغ کو روزہ رکھوانے کا حکم

سوال ......کیا نابالغ کو روزہ رکھوانا چاہیے؟

جواب...... جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو سرپرست کو چاہیے کہ اسے روزے کی تلقین کرے اور جب دس برس کا ہوجائے تو اب سختی کرنا لازم ہے۔

اعلیٰ حضرت ، امام اہلسنّت قدس سرہ فرماتے ہیں کہ بچہ جیسے ہی آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی پر لازم ہے کہ اسے نماز و روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شروع ہو تو ولی پر واجب ہے کہ صوم و صلوۃ پر مارے بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، جلد دوم، صفحہ ۳۴۴)

فرضیت پر دلیل

سوال ......روزوں کی فرضیت پر کیا دلیل ہے؟

جواب......اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان، یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (ترجمۂ کنزالایمان، پ۲، البقرہ ۱۸۳)

رمضان میں سر عام کھانے پینے کا شرعی حکم

سوال ...... بعض لوگ رمضان میں سرعام کھاتے پیتے رہتے ہیں، ان کیلئے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب ...... اگر اسلامی حکومت ہوتو حاکم اسلام پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو قتل کردے۔

رد المحتار میں ہے، 'جو شخص رمضان میں بلا عذر جان بوجھ کر اعلانیہ کھائے پیئے تو حکم ہے کہ اسے قتل کردیا جائے'۔

اس سخت حکم سے معلوم ہوا کہ رمضان میں سرعام کھانا پینا شریعت کو شدید ناپسند ہے۔

رمضان کے رزوں کی نیّت کا بیان

سوال ...... رمضان کے روزوں کی نیت کا وَقت کب سے کب تک ہے؟

جواب ...... غروبِ آفتاب سے دوسرے دِن ضحوۂ کبریٰ تک۔ یعنی پوری رات میں بھی نیت کر سکتے ہیں اور اگر رات میں نیّت نہ کر سکے تو ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پہلے بھی نیّت ہو سکتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص رات میں نہ جاگ سکا، صبح نو، دس بجے آنکھ کھلی تو اب نیت کرلے روزہ ہوجائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵) - (درِ مختار، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۳۶)

سوال ...... ضحوۂ کبریٰ کا وقت کب تک ہوتا ہے؟

جواب ...... اس کیلئے نمازوں کے اوقات کا کلینڈر خرید لیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات کے باہر مکتبۃ المدینہ کے اسٹال سے بآسانی دستیاب ہوجاتا ہے اس میں ایک خانے میں ضحوۂ کبریٰ لکھا ہوگا اس کے نیچے درج شدہ اوقات سے قبل نیت کی جا سکتی ہے۔

سوال ...... کیا دِن میں نیّت کرنے کی صورت میں کوئی خاص شرط بھی ہے؟

جواب ...... جی ہاں، وہ شرط یہ ہے کہ سحری ختم ہونے کے بعد سے لے کر نیت کرنے کے وقت تک 'روزہ یاد ہونے کی صورت میں' کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوا ہو کہ جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مثلاً کھانا پینا یا جماع کرنا وغیرہ۔ ہاں اگر بھولے سے کھا پی لیا تھا پھر یاد آیا کہ روزے کی نیت کرنی تھی تو اب کوئی حرج نہیں فوراً نیت کرلے۔ (حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصوم، صفحہ ۳۵۲)

سوال ...... اگر کسی کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ دِن میں بھی نیت ہو سکتی ہے۔ وہ صبح دیر سے جاگا اور یہ سوچ کر کہ آج تو رات میں نیت نہ کر سکنے کے باعث روزہ ضائع ہوگیا کچھ کھا پی لیا تو اب کیا کرے؟

جواب ...... توبہ کے ساتھ ساتھ، اس روزے کی قضا بھی لازم ہے۔

سوال ...... دِن میں نیت کرنا تو جائز ہے، لیکن افضل کیا ہے؟ دن میں نیت کرنا...... یا...... رات میں؟

جواب ...... رات میں نیت کرنا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۶)

سوال ......نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......نیت دِل کے پختہ اِرادے کو کہتے ہیں۔آپ دِل میں کسی کام کے کرنے کا پختہ اِرادہ فرمائیں، یہی اس کام کی نیت کہلائے گی۔ چنانچہ اگر آپ نے دل میں پختہ ارادہ کرلیا کہ کل روزہ رکھوں گا تو نیت ہوگئی۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵) لیکن چونکہ نیت کو بصورتِ الفاظ ادا کرلینا سنّت ہے لہٰذا یہ الفاظ ادا کرلینا باعثِ ثواب ہوگا، وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَان ☆ میں نے ماہِ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵)

سوال ...... اگر کسی نے رات میں نیت کی، پھر پختہ ارادہ کیا کہ کل روزہ نہ رکھوں گا تو اب روزہ رکھنے کیلئے جدید نیت کی ضرورت ہوگی یا وہی پہلے والی کافی ہے؟

جواب ...... جدید نیت کرنی پڑے گی، پہلے والی نیت ختم ہوگئی۔ چنانچہ اگر کسی نے نئی نیت نہ کی اور پہلی نیت کو کافی سمجھ کر سارا دن بھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہ ہوگا۔ (رد المحتار، المجلد الثانی، کتاب الصوم، صفحہ ۹۵)

سوال ......اگر کسی نے پورے رمضان کے روزوں کی ایک ساتھ نیت کرلی تو دُرست ہے یا نہیں؟

جواب ...... جی نہیں۔ یہ نیت فقط ایک روزے کے حق میں مانی جائے گی۔ چنانچہ روزہ رکھنے والے کو ہر روزے کیلئے علیحدہ نیت کرنی ہوگی۔ (در مختار، المجلد الاوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۷)

سوال ......اگر کسی نے رمضان میں غلطی سے فرض روزے کے بجائے نفل روزے کی نیت کرلی تو؟

جواب......پہلے دیکھا جائے گا کہ نیت کرنے والا کون ہے؟ اگر مسافر ہو یا مریض ہو تو جس کی نیت کرے گا وہی ہوگی اور اگر مقیم یا تندرست ہے تو چاہے نفل کی نیت کرے یا کسی اور واجب کی، یہی رمضان کا روزہ ادا ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۶) - (در مختار، المجلد الاوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۷)

خلاصہ یہ ہوا کہ مسافر یا مریض اگر رمضان کا روزہ رکھنا چاہیں تو انہیں خاص اسی کی ادائیگی کی نیت کرنا ہوگی، جب کہ مقیم و تندرست کیلئے خصوصیت کے ساتھ اس کی نیت کی حاجت نہیں، بلکہ نفل کی نیت بھی اس کیلئے کافی ہے۔

سوال ......اگر مسافر یا مریض نے فقط روزے کی نیت کی، نفل واجب یا فرض وغیرہ تخصیص نہ کی تو اب کون سا ادا ہوگا؟

جواب......اس صورت میں رمضان کا ادا ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۶)

سحری و اِفطار کا بیان

سوال ......کیا سحری کھانا روزے کی شرائط میں سے ہے؟

جواب......جی نہیں۔ سحری کھانا سنّتِ مبارکہ ہے، چنانچہ اگر کسی نے جان بوجھ کر سحری نہ کھائی تو بھی روزہ ہو جائے گا اگرچہ سحری کھانے کے ثواب سے محروم رہے گا۔

☆ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سحری کھاؤ کہ اس میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے، 'ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (مسلم)

☆ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحری کُل کی کل برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

نوٹ﴾ اللہ تعالیٰ کے دُرود بھیجنے سے مراد رحمت نازل فرمانا اور فرشتوں کے دُرود بھیجنے کا مطلب دعائے مغفرت کرنا ہے۔

سوال ......افطار کس چیز سے کرنا چاہیے؟

جواب......مبلغِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ ان میں برکت ہے اور اگر یہ نہ ملیں تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

افطار کی دعا کب پڑھیں؟

سوال ......کیا روزہ کھولنے کی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ پڑھنا ضروری ہے...... کیا اس کے علاوہ اور دوسری دعائیں بھی مانگ سکتے ہیں؟

جواب......ضروری سے مراد اگر فرض یا واجب ہے تو نہیں، ہاں یہ دعا سنّت ضرور ہے۔ چنانچہ اس کے علاوہ دوسری دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس دعاء کو پڑھنے کے بعد مزید دعاء مانگی جائے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ، صفحہ ۲۰۰)

سوال ......یہ دعاء کچھ کھالینے سے پہلے پڑھیں یا بعد میں؟

جواب......عموماً دیکھا گیا ہے کہ پہلے دعاء پڑھی جاتی ہے بعد میں افطار کیا جاتا ہے، لیکن یہ طریقہ خلافِ سنّت ہے۔ سنّت یہ ہے کہ پہلے کھجور وغیرہ کچھ کھائیں اس کے بعد دعاء پڑھیں۔ اگر مذکورہ دعاء پر ہی غور کرلیا جائے تو بات بالکل واضح ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں، اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ 'اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' یہ بات اسی وقت دُرست ہوگی جب روزہ رکھ چکے ہوں۔ روزہ رکھنے سے پہلے اس طرح کہنا یقیناً غلط ہوگا۔ پھر کہتے ہیں وَ بِکَ اٰمَنْتُ 'اور تجھ ہی پر ایمان لایا'

یقیناً ایمان لانے کے بعد ہی ایسا کہنا صحیح ہے۔ پھر کہا جاتا ہے، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ 'اور میں نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا' یہ بات بھی عقلاً اسی وقت درست ہوگی جب انسان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر چکا ہو۔ اور آخر میں کہتے ہیں وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ 'اور میں نے تیرے ہی رزق سے افطار کیا' سابقہ تمام باتوں پر قیاس کرتے ہوئے یقیناً یہ بات بھی اس وقت درست ہوگی جب افطار کر چکے ہوں نہ کہ ہاتھ میں کھجور پکڑ کہ کہیں کہ میں نے تیرے رزق سے افطار کیا۔ اُمید ہے کہ بات سمجھ میں آ گئی ہوگی۔
(ملخص از فتاویٰ رضویہ)

توجہ فرمائیں......

روزے ضائع ہونے سے بچائیں

اکثر گھروں میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سحری بند کرنے اور اِفطار کا آغاز کرنے کیلئے اذان کا انتظار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان دونوں کے بند کرنے یا کھولنے کا تعلق اذان کے ساتھ نہیں بلکہ وقت کے ساتھ ہے۔ لہٰذا جب وقت ہو جائے تو چاہے اذان ہو یا نہ ہو افطار کر لینا چاہیے۔ کیونکہ افطار میں جلدی شریعت کو مطلوب ہے۔ چنانچہ......

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے مجھے زِیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی) اور سیّدالانبیاء، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ دِین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد)

اسی طرح سحری بند کرنے میں بھی اذان کا انتظار نہ کریں بلکہ پہلے سے وقت دیکھ کر رکھیں۔ وقت ختم ہونے سے چند منٹ قبل سحری سے فارغ ہو کر اچھی طرح کلی وغیرہ کر لیں۔

ضروری تنبیہ﴾ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی فجر کی اذان کے دَوران بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ شائد انہوں نے یہ خود ساختہ مسئلہ سن رکھا ہوتا ہے کہ 'جب تک اذان ہو کھانا پینا جائز ہے' بلکہ بعض لوگ تو ایسے بھی ملیں گے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ 'ابھی تو قریبی مسجد کی اذان ہوئی ہے، فلاں مسجد کی اذان باقی ہے، جلدی سے کچھ کھا پی لو' اچھی طرح یاد رکھئے کہ اس طرح اذان کے بیچ میں کھاتے پیتے رکھے گئے روزے ضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تمام دِن بھوکا پیاسا رہنے کی مشقت کے علاوہ اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ نیز سخت گناہ گار علیحدہ ہوں گے۔

اس وجہ سے روزوں کے ضائع ہونے کا سبب

پہلے بطورِ تمہید چند باتیں یاد رکھیں:۔

۱ کسی بھی نماز کی اذان، وقت شروع ہونے کے بعد دی جائے گی۔ اگر وقت سے پہلے دے دی، بلکہ صرف اللہ اکبر بھی وقت سے پہلے کہا، بقیہ پوری چاہے وقت کے اندر ہی دی، تب بھی نہ ہوئی۔ (در مختار، المجلد الاول، باب الاذان، ص ۶۲)

۲ فجر کا وقت طلوعِ صبحِ صادق یعنی سحری ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ (متون)

۳ مذکورہ دونوں مسائل سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ فجر کی اذان سحری ختم ہونے کے بعد ہی دی جاسکتی ہے، اس سے پہلے نہیں۔

اس کے ساتھ ہی مکمل طور پر بات واضح ہوجاتی ہے کہ چونکہ فجر کی اذان سحری بند ہونے کے بعد ہی دی جاسکتی ہے، پہلے نہیں، چنانچہ جس نے اذان کے درمیان کھایا پیا، اس نے دراصل سحری بند ہوجانے کے بعد کھایا پیا اور جس نے سحری بند ہوجانے کے بعد کھایا پیا، یقیناً اس کا روزہ ضائع ہوگیا۔

سوال ...... کیا اس طرح ضائع کیے ہوئے روزوں کی فقط قضا ہے یا کفارہ بھی ہے؟

جواب...... اس صورت میں قضا ہے کفارہ نہیں۔ وجہ انشاءاللہ مطالعہ جاری رکھنے کی برکت سے خود ہی واضح ہوجائے گی۔

سوال ...... اگر کسی کو روزہ افطار کروایا جائے تو کیا ثواب ملے گا؟

جواب...... سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، جب کہ جبرئیل (علیہ السلام) شب قدر میں اس کیلئے طلبِ مغفرت فرمائیں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کروائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبرئیل (علیہ السلام) اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو روزہ دار کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے سیراب فرمائے گا (جس کی برکت سے) جنّت میں جاتے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (طبرانی کبیر)

روزہ توڑنے ، نہ توڑنے اور مکروہ کردینے والی چیزوں کا بیان

سوال ...... کسی نے دِل میں نیت کی کہ میں روزہ توڑتا ہوں تو کیا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب...... جی نہیں، فقط نیت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹا کرتا، یہ اس وقت تک نہ ٹوٹے گا جب تک کوئی توڑنے والا کام سرزد نہ ہو۔
(فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵)

سوال ...... روزہ کن کن وجوہات کی بنا پر ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب...... اس کی کئی وجوہات ہیں:۔

(۱) جماع اوراس کے ملحقات (۲) جسم کے مَنافِذ کے ذَرِیعے کسی چیز کا معدے تک پہنچادینا (۳) قے کرنا۔

اوران امور کی تفصیل:۔

روزہ ٹوٹنے کا پہلا سبب:۔

۱...... جماع کرنا﴾ جماع کرنے سے روزہ اس وقت جائے گا کہ جب روزہ یاد ہو۔اگر کسی کو روزہ یاد نہ تھا اور جماع کرلیا تو نہ گیا۔
(در مختار، جلد اول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۷)

سوال ...... کیا ہاتھ سے غسل واجب کرلینے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب...... جی ہاں۔ (در مختار، جلد اول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۷)

سوال ...... حالتِ روزہ میں زوجہ کا بوسہ لینا...... یا...... گلے لگانا کیسا ہے؟

جواب...... جائز ہے۔بشرطیکہ انزال کا صحیح اندیشہ نہ ہو اگر ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ، صفحہ ۲۰۰)

سوال ...... اگران صورتوں میں انزال ہوگیا تو......؟

جواب...... روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (البحر الرائق، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۲۷۲)

سوال ...... اگر زوجہ کو فقط کپڑے کے اوپر سے چھوا اور انزال ہوگیا تو......؟

جواب...... دیکھا جائے گا کہ......

(۱) زوجہ نے اتنے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہ جن سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوئی۔

(۲) باریک کپڑے تھے جن کے باعث گرمی محسوس ہوئی۔

پہلی صورت میں روزہ نہ گیا، دوسری صورت میں ٹوٹ جائے گا۔ (البحر الرائق، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۲۷۲)

سوال ...... کیا احتلام ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب ...... جی نہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں :۔

(۱) پچھنا (۲) قے (۳) احتلام (ترمذی)

سوال ...... کسی کو رات میں احتلام ہوا، سحری میں آنکھ نہ کھلی کہ غسل کر لیتا، تو اب جنابت کی حالت میں روزے کی نیت کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ...... روزے کیلئے پاک ہونا شرط نہیں، چنانچہ جس طرح پاکی کی حالت میں روزہ شروع کرنا فرض ہے، اسی طرح حالتِ جنابت میں بھی اس کی ابتداء کرنا فرض رہے گا۔ بلکہ اگر کوئی سارا دِن حالتِ جنابت میں رہا تب بھی روزہ نہ جائے گا۔ ہاں نماز قضا کرنے کی بناء پر گناہ کبیرہ کا مرتکب ضرور ہوگا۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ، صفحہ ۲۰۰)

سوال ...... اگر کسی پر رات میں غسل واجب ہوا، آنکھ کھلی تو سحری ختم ہونے میں تھوڑی دیر ہی باقی ہے، اب غسل کرے یا سحری کھائے؟

جواب ...... اسے چاہئے کہ غسل کے دو فرض یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا پورے کر کے سحری کھالے، باقی غسل سحری کے بعد پورا کر لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، غسل کے مسائل، صفحہ ۳۴)

سوال ...... اگر کوئی جنابت کی حالت میں صبح جاگا تو اب غسل کے پہلے دو فرض کس طرح پورے کرے گا؟

جواب ...... اس صورت میں فقط کلی کرے غرغرہ نہیں۔ یوں ہی ناک میں پانی ڈالے، لیکن اسے اوپر سونگھے نہیں۔ بعدِ افطار دونوں فرض مکمل کر لے۔ (فتاویٰ رضویہ)

روزہ ٹوٹنے کا دوسرا سبب :۔

۲ ...... جسم کے منافِذ کے ذریعے کسی چیز کا باطن تک پہنچا دینا۔

منافِذ کی وضاحت :۔

نفوذ کا لغوی معنیٰ کسی چیز کے پار چلے جانا ہے۔ اسی سے مَنْفَذْ ہے یعنی پار چلے جانے کا مقام۔ اس کی جمع مَنَافِذْ ہے۔ انسانی جسم میں بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے کوئی شے باہر سے اندر سرائیت کرتی ہوئی باطن تک پہنچ سکتی ہے، ان مقامات کو شرعی لحاظ سے مَنْفَذْ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ناک کے سوراخ، منہ، مقعد اور پیشاب کا مقام۔

نوٹ ﴾ جدید تحقیقات سے یہ باتیں واضح ہو چکی ہیں کہ ......

(۱) دماغ و حلق اور کان کے سوراخ و حلق کے درمیان منفذ نہیں۔ چنانچہ اگر تیل یا دوا کانوں میں ڈالی یا کسی طرح دماغ میں پہنچ گئی تو اس سے روزہ نہ جائے گا، بشرطیکہ کان کا پردہ نہ پھٹا ہو۔

(۲) جب کہ آنکھوں اور حلق کے درمیان منفذ ہے۔ چنانچہ آنکھوں میں دوا ڈالنا روزہ ٹوٹنے کا سبب بنے گا۔(راقم نے اس بارے میں بذاتِ خود ڈاکٹر حضرات سے تفصیلی گفتگو کی، نیز اس بارے میں تفصیل و تحقیق پر مشتمل کتب کا بذاتِ خود مطالعہ بھی کیا، جس کے نتیجے میں یہ باتیں بالکل دُرست ثابت ہوئیں۔)

قدیم کتب فقہ میں اس کا برعکس درج ہے، چونکہ اس وقت تحقیق کے موجودہ جدید ترین ذرائع مفقود تھے، چنانچہ اس زمانے میں اس قسم کے مسائل کی بنیاد غلبہ ظن پر رکھی جاتی تھی۔ اگر موجودہ تحقیقات ان اکابرین اسلام کے زمانے میں موجود ہوتیں تو یقیناً وہ نفوسِ قدسیہ بھی آنکھوں میں دوا ڈالنے کی صورت میں روزہ ٹوٹنے، جب کہ کان میں دوا ڈالنے کی صورت میں نہ ٹوٹنے کا حکم ہی مرحمت فرماتے۔ لہٰذا فی زمانہ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں بعض مسائل میں ترمیم کو اکابرین کا فیض ہی تصوّر کرنا چاہیے۔

منافذ کے ذریعے سرائیت کر جانے کے باعث درج ذیل اسباب سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۱) کھانے پینے سے......

سوال ...... کسی نے بھول کر کھایا پیا روزہ رہا...... یا...... نہیں؟

جواب...... کھانے پینے سے روزہ اسی وقت جائے گا جب روزہ دار ہونا یاد ہو، ورنہ نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزے کو پورا کرے کہ اسے اللہ نے کھلایا پیالا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سوال ...... کسی کو روزہ کی حالت میں بھولے سے کھاتے پیتے دیکھا تو یاد دِلانا ضروری ہے...... یا...... نہیں؟

جواب...... ایسی صورت میں روزہ دار کی حالت پر نظر کی جائے گی اگر وہ بہت کمزور ہے، کھائے گا تو آرام سے روزہ پورا کرلے گا، جب کہ یاد دِلانے کی صورت میں کمزوری اتنی زِیادہ ہو جائے گی کہ روزہ پورا کرنا ہی دشوار ہوگا تو اب یاد نہ دلایا بہتر ہے اور اس کا برعکس ہو تو یاد دِلانا واجب۔ (رد المحتار، المجلد الثانی، کتاب الصوم، صفحہ ۱۰۶)

سوال ...... اگر روزے کی حالت میں کوئی چیز چکھی تو روزہ رہا...... یا...... گیا؟

جواب ...... اگر چکھنے کا یہ مطلب ہے کہ تھوڑی سی چیز حلق سے نیچے اُتار لینا، تو اس صورت میں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر کسی چیز کو صِرف زبان سے ذائقہ محسوس کر کے منہ سے باہر نکال دیا، حلق میں اس کا ذرّہ بھی نہ جانے دیا، تو نہ جائے گا۔ اب اگر یہ چکھنا بلا عذر تھا تو مکروہ ہے اور اگر عذر کی بناء پر تھا تو بلا کراہیت جائز۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم و مالا یکرہ، صفحہ ۱۹۹)

سوال ......چکھنے کیلئے کیا عذر ہو سکتا ہے؟

جواب......کسی بہن کا شوہر بد مزاج ہے، اگر کھانے میں نمک مرچ زیادہ ہوگئی تو لڑائی جھگڑا کرے گا یا کوئی ایسی چیز خریدی کہ جسے نہ چکھا تو نقصان ہو سکتا ہے تو اب چکھنا جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الثالث فیمایکرہ للصائم ومالایکرہ، ص ۱۹۹)

(۲) حقہ، سگار......یا......سگریٹ پینے سے......

سوال ......اگر کوئی صِرف منہ میں دھواں لے کر باہر نکال دے، حلق میں لے کر نہ جائے تو......؟

جواب......پھر بھی روزہ ٹوٹنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ یہ اس کا صرف خیال ہے کہ دھواں حلق میں نہیں جا رہا، دھویں کی قلیل مقدار غیر محسوس طریقے سے حلق تک ضرور پہنچ جاتی ہے۔

سوال ......بسا اوقات گھر یا مساجد میں اگربتی سلگا دی جاتی ہے......یا......راہ چلتے بس و ویگن دھواں چھوڑتی ہوئی گزر جاتی ہے، ان کے دھویں کا کیا حکم ہوگا؟

جواب......اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور قصداً دھواں اندر لے گئے مثلاً اگربتی کے قریب ناک کر کے زور سے سانس کھینچا، تو روزہ گیا ورنہ نہیں۔

(۳) پان، تمباکو کھانے سے......

سوال ......اگر کوئی پان تمباکو کھائے اور پیک تھوکتا رہے تو......؟

جواب......روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ انکے باریک اجزاء ضرور حلق تک پہنچ جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، جلد دوم، ص ۴۸۶)

سوال ......بسا اوقات سحری کھانے کے بعد کلی کی مہلت نہیں ملتی کہ وقت ختم ہو جاتا ہے، اس صورت میں اگر کوئی دانتوں میں پھنسی ہوئی روٹی وغیرہ نگل گیا تو......؟

جواب......اگر منہ میں پھنسی ہوئی چیز چنے کے برابر......یا......اس سے بڑی تھی تو ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔ (در مختار، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۹)

سوال ......اگر مسواک وغیرہ کی بناء پر خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب......اگر خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ گیا، ورنہ نہیں۔ (البحر الرائق، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و ما لایفسدہ، صفحہ ۲۷۳)

سوال ...... کیا انجکشن ...... یا ...... ڈرپ چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب ...... چونکہ انجکشن یا ڈرپ کی صورت میں دواء منافذ سے داخل بدن نہیں ہوتی بلکہ شریانوں اور رگوں کے ذَرِیعے اندر پہنچتی ہے، لہٰذا اس سے روزہ نہیں جائے گا۔ لیکن بعض علماء دیگر علتوں کی بناء پر روزہ توڑنے کا حکم فرماتے ہیں، لہٰذا اس مسئلے میں جانبِ احتیاط اِختیار کرنی بہتر ہے۔

سوال ...... وضو کے دَوران کُلّی کرتے یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت، پانی اچانک وبلا قصد حلق ودماغ تک چلا گیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب ...... قصداً تھا یا بلا قصد، دونوں صورتوں میں اگر روزہ یاد تھا تو گیا، ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۵)

سوال ...... وضو میں کلی کی، پھر پانی بالکل پھینک دیا صرف تھوڑی سی تری منہ میں رہ گئی، اسے تھوک کے ساتھ نگل گیا، روزہ رہا ...... یا ...... نہیں؟

جواب ...... اس صورت میں روزہ نہ جائے گا۔ (در مختار، جلد الاوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۴۹)

سوال ...... اگر رنگین دھاگہ منہ میں لے جانے کی بناء پر تھوک رنگین ہوگیا اور پھر اس رنگین تھوک کو نگل لیا تو ......؟

جواب ...... روزہ گیا۔ (در مختار، جلد الاوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۵۰)

سوال ...... کوئی رویا اور اس کے آنسو منہ میں چلے گئے اور وہ انہیں تھوک کے ساتھ نگل گیا، تو ......؟

جواب ...... اگر ایک دو قطرے ہیں تو نہ گیا اور اگر اتنے زِیادہ تھے کہ پورے منہ میں نمکینی محسوس ہوئی تو گیا۔ (البحر الرائق، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۴۷۳)

سوال ...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنا تھوک یا بلغم نگل جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب ...... جی نہیں، چاہے یہ کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہوں روزہ نہ جائے گا۔ ہاں کافی سارا تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری، جلد اوّل، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ص ۱۹۹) - (درمختار، جلد اول، کتاب الصوم، ص ۱۵۰)

(٤) قے کرنا......

سوال ......کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب......اس میں پہلے دو چیزیں دیکھی جائیں گی:۔

(۱) بلا اختیار قے ہوئی ہے......یا......(۲) جان بوجھ کر کوئی ایسا فعل کیا ہے جس سے اُلٹی ہوئی، مثلاً حلق میں اُنگلی وغیرہ مار کر نکالی۔......پہلی صورت میں روزہ نہ جائے گا۔ چاہے الٹی کم ہو یا بہت زِیادہ۔ دوسری صورت میں پھر دیکھیں گے کہ

(۱) قے منہ بھر ہے......یا...... (۲) منہ بھر سے کم ہے۔......دوسری صورت میں روزہ نہ جائے گا۔

پہلی یعنی منہ بھر ہونے کی صورت میں پھر دیکھیں گے کہ...... (۱) قے کرتے وقت روزہ یاد تھا......یا...... (۲) نہیں۔

پہلی صورت میں روزہ گیا، دوسری صورت میں نہ گیا۔

خلاصہ﴾ اس مسئلے کا خلاصہ یہ ہوا کہ اُلٹی کی صورت میں روزہ صرف اس وقت جائے گا جب قے جان بوجھ کر کی ہو، منہ بھر ہو......اور......روزہ بھی یاد ہو۔

سوال ......تیل یا سرمہ یا خوشبو لگانے سے روزہ گیا......یا......نہیں؟

جواب......ان میں سے کسی چیز سے روزہ نہیں جائے گا۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ، ص ۱۹۹)

سوال ......پیچھے ذِکر کیا گیا تھا کہ آنکھوں اور حلق کے درمیان منفذ ہے، لہٰذا سرمے سے روزہ ٹوٹ جانا چاہئے؟

جواب......قیاس تو یہی چاہتا ہے، لیکن چونکہ حدیثِ پاک میں صراحۃً سرمہ کی اجازت عطا فرمادی گئی لہٰذا اس سے روزہ نہ جائیگا۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگالوں؟ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'ہاں'۔ (ترمذی)

سوال ......کیا غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ سے روزہ جاتا رہے گا؟

جواب......جی نہیں۔ ہاں! روزے کی نورانیت ختم ہوجائے گی۔ (در مختار، جلد الاوّل، کتاب الصوم، صفحہ ۱۵۰)

سوال ......کیا روزے میں مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب......مسواک سے نہیں جائے گا بلکہ جس طرح عام دِنوں میں مسواک کرنا سنّت ہے اسی طرح روزے میں بھی مسواک کرنا سنتِ کریمہ ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے دیکھا۔ (ابو داؤد)

ہاں ٹوتھ پیسٹ میں احتیاط درکار ہے، اگر اس کے باریک اجزاء حلق تک پہنچ گئے تو روزہ گیا، ورنہ نہیں۔لیکن دونوں صورتوں میں بلاعذر اس کا استعمال مکروہ ضرور ہے کیونکہ حالتِ روزہ میں بلاعذر کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دھم جدید)

سوال ......بعض لوگ کہتے ہیں کہ زوال سے پہلے مسواک کریں اس کے بعد مکروہ ہے، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب......جی نہیں۔زوال سے پہلے اور بعدِ زوال دونوں طرح دُرست ہے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ. صفحہ ۱۹۹)

روزہ نہ رکھنے کے اعذار

سوال ......روزہ نہ رکھنے کیلئے کیا کیا چیزیں عذر بن سکتی ہیں؟

جواب......درج ذیل چیزیں:۔

(۱) سفر (۲) حمل (۳) بچے کو دودھ پلانا (٤) مرض (۵) حیض (٦) نفاس (۷) بڑھاپا (۸) ہلاکت کا خوف (۹) کسی کا نہ رکھنے پر مجبور کرنا (۱۰) جہاد

......ان سب کے بارے میں ضروری تفصیل......

(۱) سفر......

سوال ......سفر سے کتنی دُور جانا مراد ہے؟

جواب......اس سے مراد شرعی سفر ہے۔ (اگر کوئی شخص اپنے شہر کی حدود سے تقریباً ساڑھے ستاون میل یا 92 کلومیٹر دُور جانے کے اِرادے سے باہر نکل گیا تو وہ شرعی مسافر ہے۔یونہی اتنی دور جا کر پندرہ دِن سے کم ٹھہرنے کی نیّت کی جب بھی مسافر رہے گا۔)
(در مختار ، جلد اول، کتاب الصوم ، صفحہ ۱۵۲)

سوال ......اگر کسی نے دِن میں سفر شروع کیا تو کیا آج کا رکھا ہوا روزہ توڑ لینے کی اِجازت ہے؟

جواب......جی نہیں۔یہ روزہ پورا کرنا فرض ہے۔سفر، روزے کیلئے اس وقت عذر بنے گا جب دَورانِ سفر سحری آئے۔
(عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۶)

سوال ......اگر کوئی ناجائز کام کیلئے سفر اختیار کرے تو کیا اب بھی اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی؟

جواب......جی ہاں۔ سفر چاہے جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے، دونوں صورتوں میں روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ (در مختار، جلد اول، کتاب الصوم ، صفحہ ۱۵۳)

سوال ......اگر مسافر دَورانِ سفر روزہ رکھنا چاہے تو؟

جواب ......اگر روزہ رکھنے اس کیلئے سخت تکلیف و مشقت کا باعث بنے تو مکروہ ، ورنہ افضل ہے۔ یونہی اگر اس کے رفقاء روزہ نہ رکھیں اور نفقہ ان سب کے درمیان مشترک ہو تو اس کیلئے بھی روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالایکرہ. صفحہ ۲۰۱)

سوال ......آج کل کے آرام دہ سفر بھی عذر بن سکتے ہیں؟

جواب......جی ہاں۔

سوال ......اگر مسافر زوال سے پہلے پہلے کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دِن قیام کی نیت کرلے تو کیا اب روزے کی نیت کرے گا یا نہیں؟

جواب......اگر اس نے صبحِ صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا نہیں یا کھایا پیا لیکن بھول کر تو نیت کرنا واجب ہے، ورنہ نہیں۔ (جوھرہ نیرہ، المجلد الاول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۷۷)

(۲) حمل اور (۳) بچے کو دودھ پلانا......

سوال ......ان کیلئے روزہ ترک کرنا کس صورت میں جائز ہے؟

جواب......جب انہیں اپنی یا بچے کی جان جانے کا صحیح اندیشہ ہو۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

سوال ......یہ کیسے معلوم ہوگا کہ روزہ ان کی یا بچے کی جان لے سکتا ہے؟

جواب ......اس کیلئے کسی ماہر اور خوفِ خدا رکھنے والے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے یا سابقہ زِندگی میں کبھی بچے کی جان جانے کی صورت میں اس کا تجربہ ہوا ہو۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

(٤) مرض......

سوال ......مرض کن صورتوں میں عذر واقع ہوگا؟

جواب......جب مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا کسی عضو کے ضائع ہوجانے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا غالب گمان ہو۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷

سوال ......غالب گمان کی کیا صورت ہوگی؟

جواب......اس کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) اس کی کوئی ظاہری نشانی پائی جاتی ہو۔مثلاً روزہ رکھا، جس کے باعث مرض میں اضافہ شروع ہوگیا۔

(۲) ذاتی تجربہ ہو۔مثلاً پچھلے سال روزہ رکھنے پر شدید بیمار ہوگیا تھا۔

(۳) کسی بہت ماہر اور خوفِ خدا رکھنے والے ڈاکٹر نے اس کی خبر دی ہو۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

نوٹ﴾ یہاں خوفِ خدا کی قید اس لئے بڑھائی گئی ہے کہ عام فاسق و فاجر ڈاکٹر معمولی معمولی باتوں پر روزہ چھوڑ دینے کا مشورہ دے ڈالتے ہیں۔چنانچہ ان کے مشورے پر روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا۔

(٥) حیض اور (٦) نفاس......

سوال ......اگر کسی نے روزہ رکھ لیا اور دِن میں حیض آنا شروع ہوا تو کیا یہ حیض روزہ توڑنے کیلئے عذر ہوگا؟

جواب......جی ہاں۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

(٧) بڑھاپا......

سوال ......روزہ چھوڑنے کیلئے کس قسم کا بڑھاپا شرط ہے؟

جواب......اتنا بڑھاپا کہ جس میں شدید کمزوری غالب آجائے اور اس ضعف کے باعث روزہ رکھنا نہ اب ممکن ہو نہ آئندہ۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

سوال ......اس قسم کے بڑھاپے کے حامل شخص کو شرعی لحاظ سے کیا کہا جاتا ہے؟

جواب......اسے شیخِ فانی کہتے ہیں۔

سوال ......ایسا شخص روزہ نہ رکھ سکے تو کیا کرے؟

جواب......ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ایک صدقہ فطر کی مقدار یعنی ساڑھے چار سیر آٹا، یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دے۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

سوال ......اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزوں کی طاقت نہیں رکھتا لیکن سردیوں میں رکھ سکتا ہے تو کیا اب بھی فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب......جی نہیں۔ اب اس پر فرض ہے کہ سردیوں میں ان کی قضا ادا کرے۔ (در مختار، المجلد الثانی، فصل فی العوارض، صفحہ ۱۳۰)

سوال ......کیا بوڑھی خاتون کیلئے بھی یہی حکم ہے؟

جواب......جی ہاں۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

(۸) ہلاکت کا خوف......

سوال ......اس کی کیا صورت ہوگی؟

جواب......بھوک و پیاس اتنی شدید ہو کہ مرنے کا صحیح خوف ہو یا عقل چلے جانے کا اندیشہ ہو۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

(۹) کسی کا نہ رکھنے پر مجبور کرنا......

سوال ......اس سے کیا مراد ہے؟

جواب......اس سے مراد اِکراہِ شرعی ہے یعنی کسی نے قتل یا کسی عضو کو کاٹ دینے کی یا شدید مار پیٹ کی صحیح دھمکی دی اور روزہ رکھنے والا جانتا ہے کہ اگر اس کا کہنا نہ مانا تو یہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، صفحہ ۸۴)

(۱۰) جہاد......

سوال ......مجاہد کو کس صورت میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب......جب اسے یقین ہو کہ دشمن سے مقابلے کی صورت میں روزے کی وجہ سے ضعف غالب آجائے گا۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۸)

سوال ......مجاہد نے روزہ رکھا پھر یہ سوچ کر کہ آج مقابلہ ہوگا روزہ توڑ دیا، پھر مقابلہ نہ ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب......صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری، جلد اوّل، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۸)

روزہ توڑنے پر قضا و کفارہ لازم ہونے کی صورتیں

پہلے چند مسائل یادر کھئے کہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آنے کیلئے دو شرطیں ہیں:۔

۱ رات میں نیت کی ہو۔ چنانچہ اگر کسی نے دِن میں نیّت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی، باب مایفسد بہ الصوم و تجب بہ الکفارۃ، صفحہ ۳۶۳)

۲ روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں بلا اختیار کوئی ایسا معاملہ واقع نہ ہوا ہو کہ جسکے باعث روزہ اِفطار کرنے کی اجازت ہوئی۔ مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد ایسا شدید بیمار ہوگیا کہ جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تو کفارہ ساقط ہوگیا۔ (جوھرہ نیرہ، المجلد الاول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۷۲)

ہاں اگر کسی نے روزہ توڑنے کے بعد دن میں شرعی سفر اختیار کیا تو چونکہ یہ بلا اختیار نہیں، چنانچہ اب کفارہ ساقط نہ ہوگا۔

(حاشیۃ الطحطاوی، باب مایفسد بہ الصوم و تجب بہ الکفارۃ، صفحہ ۳۶۳)

سوال ...... کن صورتوں میں قضاو کفارہ دونوں اور کن صورتوں میں فقط قضاء لازم ہوتی ہے؟

جواب ...... اولاً ذہن نشین رہے کہ بنیادی طور پر تین چیزیں روزہ توڑنے کا سبب واقع ہوتی ہیں:۔

(۱) جماع کرنا (۲) جسم کے منافذ کے ذریعے کسی ایسی چیز کا داخل بدن ہونا کہ جسے بطورِ دوا یا غذا استعمال کیا جاتا ہو۔

(۳) جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنا۔

ان سے قضا یا کفارہ لازم ہونے کی صورتیں ....

روزہ ٹوٹنے کا پہلا سبب:۔

☆ **جماع کرنا** ...... یہاں ابتداءً چند باتیں یادرکھیں کہ......

i روزہ توڑنے کیلئے صورتاً جماع سے مراد یہ ہے کہ مرد کا روزہ یاد ہونے کی صورت میں کسی زِندہ یا مردہ یا عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں اپنے آلۂ تناسل کو کم از کم حشفہ تک داخل کرنا، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ (اس صورت میں مفعول کا روزہ بھی ٹوٹ جائے گا، بشرطیکہ اسے مجبور نہ کیا گیا ہو)۔

ii معنیً جماع سے درجِ ذیل باتیں مراد ہوتی ہیں:۔

☆ اپنی شرمگاہ کو کسی دوسری شرمگاہ میں داخل کئے بغیر مادہ منویہ نکالنا۔ جیسے ہاتھ سے غسل واجب کرنا۔

☆ اپنی شرمگاہ کو کسی ایسی شرمگاہ میں داخل کرکے مادہ منویہ نکالنا جو عادۃً محل شہوت نہ ہو۔ جیسے کسی جانور سے بدفعلی کرنا۔

☆ اپنی شرمگاہ کے استعمال کے بغیر کسی عادۃً محل شہوت کے استعمال کے باعث انزال ہوجانا۔ جیسے زوجہ کا بوسہ لینے پر انزال ہوجانا۔

پس جب صورتاً جماع پایا جائے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور جب معنوی اعتبار سے پایا جائے تو صرف قضا ہے اور جب صورتاً اور معنیً دونوں طرح نہ پایا جائے تو روزہ نہ جائے گا۔ جیسے کسی کی طرف فقط نظر کرنے سے انزال ہو جانا۔
(رد المحتار، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۱۰۹، بتغیرما)

روزہ ٹوٹنے کا دوسرا سبب:۔

☆ روزہ یاد ہونے کی صورت میں جسم کے منافذ کے ذریعے کسی ایسی چیز کو داخلِ بدن کرنا کہ جسے بطورِ دوا یا غذا استعمال کیا جاتا ہو۔ (جوہرہ نیرہ، المجلد الاول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۷۲)

نوٹ﴾ غذا سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے کھانے کی طرف طبیعتِ انسانی مائل اور اس کے ذریعے باطنی خواہش پوری ہوتی ہو۔ بعض علماء کے نزدیک غذا ہر اس شے کو کہا جائے گا کہ جس سے جسمانی قوت وطاقت کا نفع حاصل کیا جا سکتا ہو۔ (جوہرہ نیرہ، المجلد الاول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۷۲)

اور ردالمختار میں درج ہے کہ اس شے سے جسے بطورِ غذا استعمال کیا جاتا ہے، فقہاء کرام کی مراد یہ ہے کہ اس سے وہ چیز مراد ہے جو صلاحِ بدن کا سبب بنتی ہو بایں صورت کہ وہ ان اشیاء میں سے ہو کہ جنہیں بطور دواء یا غذا یا لذّت کیلئے کھایا جاتا ہو۔
(المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۱۱۸)

پہلے معلوم ہو چکا کہ منافذِ بدن چار ہیں:۔

(۱) منہ (۲) ناک کے سوراخ (۳) مقعد (٤) پیشاب کا مقام۔

پس اب یاد رکھئے کہ اگر منہ کے ذریعے، روزہ یاد ہونے کے باوجود کوئی دواء یا غذا باطن تک پہنچی تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اگر بقیہ منافذ کے ذریعے کوئی غذا یا دواء داخل بدن کی یا منہ کے ذریعے دواء و غذا کے علاوہ کوئی اور چیز اندر لے گئے تو فقط قضاء لازم ہوگی۔

غذا کی تعریف کے پیشِ نظر درجِ ذیل اشیاء منہ کے ذریعے اندر لے جانے کے باعث قضاء و کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

(۱) کھانا کھایا (۲) پانی پیا (۳) کسی محبوب کا یا بزرگ کا تھوک لذّت یا تبرک کی نیت سے نگل گیا (٤) کچا گوشت کھایا، اگرچہ مردار کا ہو (۵) وہ مٹی کھائی جس کو عادۃً کھایا جاتا ہو (٦) تھوڑا سا نمک کھایا (۷) مغصوبہ یا چوری کی چیز کھائی (۸) خشک پستہ یا بادام چبا کر کھایا (۹) وہ پتے کھائے جنہیں عادۃً کھایا جاتا ہو مثلاً مولی کے پتے (۱۰) بھنے ہوئے چاول یا چنے کھائے (۱۱) سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ وقت ختم ہو گیا یا بھول کر کھا رہا تھا، یاد آنے پر، منہ کا نوالہ نگل گیا۔

اور غذا کی تعریف کے پیشِ نظر ہی مندرجہ ذیل اشیاء کو منہ کے ذریعے داخل بدن کرنے کی بناء پر صرف قضا لازم آئے گی۔

(۱) اپنا تھوک منہ سے باہر نکال کر دوبارہ نگل گیا (۲) دوسرے کا تھوک نگل گیا جب کہ وہ محبوب یا کوئی بزرگ نہ ہو

(۳) سڑا ہوا گوشت کھایا (٤) ایسی مٹی کھائی جسے عادۃً نہ کھایا جاتا ہو (٥) تھوک میں خون کی مقدار زیادہ تھی، اسے نگل گیا (٦) چھلکے سمیت انڈا یا انار کھایا (٧) کچے چاول یا باجرہ وغیرہ کھایا (٨) کسی کے منہ کا یا اپنے منہ کا نوالہ باہر نکال کر دوبارہ کھا گیا (٩) خربوزے وغیرہ کا ایسا چھلکا، جس سے طبیعت گھن کھاتی ہو کھایا (١٠) روئی، پتھر، کنکر، گھاس یا کاغذ وغیرہ کھایا (١١) بہت سے آنسو نگل گیا۔

روزہ ٹوٹنے کا تیسرا سبب:۔

☆ جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنا:

اس سے فقط قضاء لازم آنے کے بارے میں صراحۃً حدیثِ پاک میں بیان فرمادیا گیا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضاء نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزے کی قضاء ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

سوال ...... صبحِ صادق کے بعد بھی کھاتا رہا بعد میں معلوم ہوا کہ وقت ختم ہو چکا تھا یا اِفطار کر لیا بعد میں خبر ہوئی کہ ابھی وقت باقی تھا، تو کیا حکم ہوگا؟

جواب......اس کا روزہ نہ ہوا لیکن اس صورت میں قضا ہے، کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ١٩٤)

سوال......اگر کسی کو غروبِ آفتاب میں شک تھا لیکن اسنے افطار کر لیا پھر بعد میں ظاہر ہوا کہ غروبِ آفتاب نہ ہوا تھا تو اب کیا ہوگا؟

جواب......اس پر اس روزے کی قضا بھی ہے اور کفارہ بھی۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصوم، صفحہ ١٩٥)

سوال ...... کسی کو کھانے پینے پر مجبور کیا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب......اس پر فقط قضا لازم ہے۔ (در مختار)

سوال ...... بھول کر کھایا، پیا، جماع کیا، یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا یا اِحتلام ہوا یا قے ہوئی، ان سب صورتوں میں کسی نے یہ سوچ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا، قصداً کچھ کھا پی لیا، تو صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

جواب ...... جواب سے قبل یہ اصول یاد رکھنا مفید رہے گا کہ ہر وہ معاملہ کہ جس کے ذریعے روزہ ٹوٹنے کے سلسلے میں شبہ پیدا ہو سکتا ہے، اس کے بعد جان بوجھ کر کھانے سے صرف قضا لازم آتی ہے، کفارہ نہیں جیسے کہ سوال میں مذکورہ تمام صورتیں۔ کیونکہ روزہ یاد ہونے کی صورت میں کھانے، پینے، یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا مذکورہ چیزوں کے بارے میں بھی مشابہت کی بناء پر یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ (رد المحتار، المجلد الثانی، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسده، صفحه ١١١)

لیکن یہاں یہ بھی یاد رہے کہ یہ رعایت اس شخص کیلئے ہوگی جسے یہ نہ معلوم ہو کہ قے یا احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے،

چنانچہ اگر مسئلہ معلوم ہونے کے باوجود کھائے پیے گا تو اب کفارہ بھی لازم ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، المجلد الاول، النوع الثانی ما یوجب القضاء و الکفارة، صفحہ ۲۰۶)

اس کے برعکس اگر کسی چیز سے روزہ ٹوٹنے کا شبہ پیدا نہ ہوتا ہو اور اس کے بعد کوئی جان بوجھ کر کھا پی لے تو اب قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ مثلاً سرمہ لگایا، یا عورت کا بوسہ لیا، ساتھ لٹایا لیکن انزال نہ ہوا......وغیرہ۔ (رد المحتار، المجلد الاول، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، صفحہ ۱۵۱)

روزوں کی قضا سے متعلقہ مسائل

سوال ......رمضان کے روزوں کی قضا کے سلسلے میں نیت کا کیا حکم ہے؟

جواب......اس بارے میں دو باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:۔

(۱) ان روزوں کیلئے نیت، رات میں سحری ختم ہونے سے پہلے پہلے ہی ہوسکتی ہے، دن میں نہیں۔

(۲) انہی معین روزوں کی نیت کرنا ہوگی، چنانچہ یہ نفل یا کسی اور واجب کی نیت سے ادا نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، کتاب الصوم، صفحہ ۱۹۶)

سوال ......اگر کسی نے سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھا حتیٰ کہ مرنے کا وقت آ گیا تو کیا ان پر ان روزوں کے فدیۓ کی وصیّت کر کے جانا ضروری ہے؟

جواب......یہاں دیکھا جائے گا کہ انہیں قضا رکھنے کا موقع ملا تھا یا نہیں۔ اگر سفر یا مرض کے باعث بالکل مہلت نہ ملی تو اب وصیت کر کے جانا ان پر واجب نہیں، ہاں اگر کریں گے تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر انہیں مہلت ملی تھی لیکن سستی کی وجہ سے نہ رکھ سکے تو اب وصیت کر کے جانا واجب ہے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

سوال ......اگر ان لوگوں نے وصیت نہ کی تھی، قریبی تعلق والوں نے خود احساناً فدیہ ادا کر دیا تو ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب......ادا ہو جائے گا، لیکن ان پر فدیہ دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ص۲۰۷)

سوال ......اگر ولی ان کی طرف سے روزہ رکھ لے تو......؟

جواب......خالصۃً بدنی عبادت دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کی جا سکتی۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الکامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۷)

سوال ......اگر کسی پر قضا باقی تھی، اس نے نہ رکھی حتیٰ کہ اگلا رمضان آ گیا تو اب کون سے روزے رکھے؟

جواب......موجودہ رمضان کے۔ (عالمگیری، جلد اول، الباب الکامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ ۲۰۸)

روزوں کے کفارے سے متعلقہ مسائل

سوال ...... ایک روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب...... اس کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) ایک غلام آزاد کرے...... یا

(۲) پے درپے، لگاتار ساٹھ روزے رکھے...... یا

(۳) ساٹھ مساکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ (نور الایضاح، فصل فی کفارۃ و ما یسقطھا عن الذمۃ، صفحہ ۱٦٧)

سوال ...... اگر کسی نے دو روزے توڑے ہوں تو......؟

جواب...... دو روزے چاہے ایک رمضان کے ہوں یا دو کے، دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہوگا۔ لیکن اسکے لئے ضروری ہے کہ یہ کفارہ دونوں روزوں کے توڑنے کے بعد دیا گیا ہو چنانچہ اگر کسی نے ایک روزہ توڑا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، پھر دوسرا توڑا تو اب سابقہ کفارہ دوسرے روزے کیلئے کافی نہیں، اس کیلئے الگ دینا ہوگا۔ (حاشیۃ الطحطاوی، فصل فی کفارۃ و ما یسقطھا عن الذمۃ، صفحہ ۳٦٨)

سوال ...... اگر کوئی روزے رکھ کر کفارہ ادا کر رہا ہو، اور درمیان میں بیماری وغیرہ کی وجہ سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو......؟

جواب...... اب نئے سرے سے روزے رکھنے ہوں گے، سابقہ روزے شمار نہیں کیے جائیں گے، چاہے 59 رکھ چکا ہو۔
(در مختار ، المجلد الاوّل، باب الکفارۃ، صفحہ ۲۵۰)